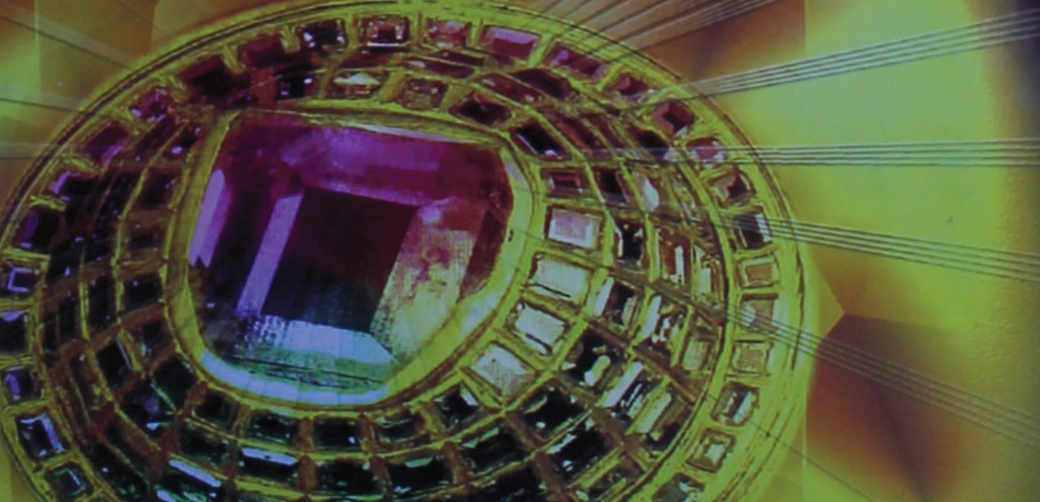
الیواقیت والجواہر

فی بیانِ عقائدِ الاکابر

اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے
عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ



تصنیفِ لطیف:
قطبِ ربانی، ہیکلِ صمدانی، عارف باللہ تعالیٰ
سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مُترجم:
رئیس المتکلمین عالم باعمل پیرطریقت حضرت علامہ مولانا الحاج
صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ

الیواقیت والجواہر

فی بیانِ عقائدِ الاکابرِ

تصنیفِ لطیف :

قطبِ ربانی [illegible] عارف باللہ تعالیٰ

سیّدی عبدالوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مُترجم :

رئیس المتکلمین عالم باعمل پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج

صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱۔ گنج بخش روڈ، لاہور

نام کتاب -------------- الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر

تصنیف لطیف -------------- سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم -------------- صاحبزادہ سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

زیر اہتمام -------------- صاحبزادہ سید محمد محمود الحق شاہ قادری

صفحات -------------- ۹۲۰

اشاعت -------------- شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ، ستمبر ۲۰۰۶ء

ناشر -------------- سید محمد شجاعت رسول شاہ قادری

مطبع -------------- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ -------------- 1N118

قیمت -------------- 350/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ غوثیہ ہول سیل
پرانی سبزی منڈی کراچی

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

مکتبہ ضیائیہ
بوہڑ بازار راولپنڈی

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

مکتبہ المدینہ
[illegible] ملتان

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 37۔ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون 7322770

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد۔ فون 2626046

اور میں نے اپنے شیخ سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا کہ جائز نہیں کہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر مکان میں ہے جس طرح کہ معتزلہ کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس قسم کے قول سے دلیل لیتے ہیں۔ وھو اللہ فی السموات و فی الارض (الانعام آیت ۳) اور وہی ہے اللہ آسمانوں اور زمین میں) کہ اس سے وہم سا ہوتا ہے اور وہ اپنی ذات کے ساتھ اس مکان میں حلول فرماتا ہے۔ اور اس کی تفصیل آٹھویں مبحث میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور میں نے اپنے بھائی الشیخ الصالح زین الدین نواسۂ مرصفی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حق تعالیٰ کے آسمانوں اور زمین میں ہونے سے مراد اوامر و نواہی کا نفوذ اور حوادث کا اس کے ارادے کے مطابق وارد ہونا ہے واللہ اعلم۔ پس اللہ تعالیٰ کی قسم جس نے حلول۔ اتحاد اور ذات حق کے جسم کا قول شیخ محی الدین کی طرف منسوب کیا اس نے صریح جھوٹ بولا ہے جبکہ یہ تمام نصوص اس بہتان باندھنے والے کی تکذیب کر رہی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

خاتمہ۔ شیخ محی الدین کا اپنے متعلق وضاحتی بیان

اور شیخ نے ۳۱۵ ویں باب میں وہ کچھ ذکر کیا ہے جو اس کی تائید کرتا ہے جو ہم نے ان کی طرف سے تردید کرتے ہوئے کہا اور وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے اس دور میں کسی ایسے ایک کو نہیں پہنچانتا جو میری طرح مقام عبودیت کے ساتھ متحقق ہو۔ اور وہ یوں کہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث کے طور پر مقام عبودیت میں انتہاء تک پہنچ چکا ہوں۔ پس میں وہ محض خالص عبد ہوں جو کہ جہان میں کسی پر ربوبیت کے لئے طمع نہیں پہنچانتا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مقام ھبہ کے طور پر عطا فرمایا ہے۔ اور میں نے یہ بات کسی عمل کی وجہ سے نہیں کہی۔ محض اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہے۔ اور مجھے بارگاہ خداوندی سے امید ہے کہ وہ مجھے اس مقام پر تھامے رکھے اور میرے اور اس مقام کے درمیاں حائل نہیں ہوگا حتیٰ کہ میں اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔ فبذالك فليفرحوا هو خير يجمعون (یونس آیت ۵۸) پس اسی پر چاہئے کہ خوشی منائیں۔ وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو کچھ وہ جمع کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پس اے بھائی اس بحث پر غور و فکر کر تو اسے کسی کتاب میں نہیں پائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تیری ہدایت کا وارث ہے۔

ساتویں بحث

(اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے)

اس عقیدہ کے وجوب میں کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی مکان حاوی نہیں۔ نہ ہی وہ زمانے میں محدود ہے۔ کیونکہ وہ اپنی مخلوق کے حکم میں داخل نہیں۔ کیونکہ مکان ان پر حاوی اور وہ زمانے میں محدود ہیں۔ اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ تمام مراتب میں اپنی مخلوق سے جدا ہے۔ پس وہ تھا جبکہ مکان تھا نہ زمان۔ اور اس کی ذات کی بیشی کو قبول نہیں کرتی اور وہ وہی ہے جس نے زمان پیدا کیا اور مکان اور متمکن کو پیدا فرمایا۔ پس اس کے کوئی اینیت (کہاں ہے) نہیں۔

وھو معکم اینما کنتم کا مفہوم

اگر تو کہے کہ وھو معکم اینما کنتم (الحدید آیت ۴) اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو) سے کیا مراد ہے کیونکہ اس سے

کمزور عقل والوں کو اینیت کا وہم لگتا ہے۔ تو اس کا جواب سیّدی محمد المغربی الشاذلی کے قول کے مطابق یہ ہے کہ یہاں کوئی وہم نہیں کیونکہ اس آیت میں اینیت خلق کی طرف لوٹتی ہے کیونکہ این میں وہی مخاطب ہیں جو کہ انہیں لازم ہے اللہ تعالیٰ کو نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہر صاحب این کے ساتھ این کے بغیر ہے۔ کیونکہ اسے کسی وجہ سے بھی اپنی خلق سے مماثلت نہیں۔ انتہی۔ اور اس کی تفصیل اس کے بعد والی بحث میں آئے گی انشاء اللہ العزیز۔

اور شیخ نے فتوحات کے ۲۷ ویں باب میں فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ ہمارے لئے این کے ساتھ نہیں کیونکہ جسے اینیت نہیں وہ مکان کو قبول نہیں کرتا۔ اور فرمایا یہ ان کے اس قول کی مثل ہے کہ مکان کو مکان قبول نہیں کرتا۔ تو جب این والے کے لئے این نہیں تو اس ذات کے لئے این کیونکر جس کے لئے این معقول ہی نہیں۔

نیز فتوحات کے ۴۸ ویں باب میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے ارشاد و اسجدو اقترب (العلق آیت ۱۹) کہ سجدہ کر اور قرب حاصل کر) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں کہ بندہ اپنے رب کے اس وقت بہت قریب ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے حکم سجدہ صرف اس لئے دیا اور اسے اپنا مقام قرب قرار دیا کہ ہمیں پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف فوقیت کی نسبت اسی طرح ہے جس طرح تحتیت کی نسبت۔ بس سجدہ کرنے والا اپنے چہرے کے ساتھ پستی طلب کرتا ہے جس طرح کہ قیام کرنے والا اپنے چہرے کے ساتھ بلندی مانگتا ہے۔ اور دعا کی حالت میں آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے۔ تو قریب نہیں کہ قیام کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بھی کوئی چیز پستی کی سمت سے طلب کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے سجدہ کو قرب کے حوالے سے زیادہ قریب اور حق کے قریب اس لئے قرار دیا ہے تا کہ اپنے بندوں کو اس امر پر تنبیہ فرمائے کہ اللہ تعالیٰ فوق کا تحت سے اور تحت کا فوق سے مقید نہیں کیونکہ وہ اپنی خلق کی صفات سے منزہ ہے۔ اور اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ اگلی بحث میں آئے گی۔

خاتمہ بحوالہ کتاب البہجۃ

میں نے سیّدی شیخ عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کتاب البہجۃ میں یہ عبارت دیکھی کہ جان لو کہ تمہاری عبادات زمین میں داخل نہیں ہوتیں۔ وہ تو آسمان کی طرف چڑھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **الیه یصعد اتکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه** (الفاطر آیت) اسی کی طرف پاکیزہ کلام چڑھتا ہے اور نیک عمل اسے بلند کرتا ہے)۔ پس ہمارا رب سبحانہ وتعالیٰ جہت بالا میں ہے۔ اللہ علی العرش استوی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے عرش پر استوار فرمایا۔ وروہ ملک پر حاوی ہے۔ اور اس کا علم قرآن پاک کی سات آیات جو اس مقصد میں وارد ہیں کی دلیل کے ساتھ اشیاء کو محیط ہے۔ مجھے ان کا ذکر جاہل کی جہالت اور حماقت کی وجہ سے ممکن نہیں۔ انتہی۔

امام شعرانی فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی کتاب میں یہ بات کسی نے آپ پر بہتان کے طور پر اپنی طرف سے لکھ دی ہے۔ یا آغاز امر میں آپ نے یہ فرمایا اور طریقت میں رسوخ کے بعد اس سے رجوع فرمایا؟ کیونکہ ہر عارف ربانی کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مکان میں محصور نہیں۔ جبکہ حضرت شیخ قدس سرہ کی ولایت کا چاردانگ عالم میں شہرہ ہے۔ تو آپ جیسی شخصیت سے جہت کا قائل ہونا قطعاً بعید از امکان ہے۔